سیمابؔ اکبرآبادی

(1880–1925)

عاشق حسین سیمابؔ آگرہ میں پیدا ہوئے۔ ایف اے تک ابھی تعلیم مکمل نہ ہوئی تھی کہ والد کا انتقال ہوگیا۔1897 میں تعلیم چھوڑنی پڑی ۔ شاعری کا شوق فطری تھا۔ سیمابؔ امتحان کے پرچوں میں فارسی اشعار کا ترجمہ بلا تکلف اردو اشعار میں کر دیتے تھے۔ سیمابؔ داغؔ کے شاگرد تھے۔ ان کی شاعری بلند خیالات اور انسانی جذبات کی ترجمان ہے۔ کانپور میں کچھ عرصے ملازم رہے۔ بعد میں استعفیٰ دے کر آگرہ میں اپنا ادارہ 'قصر الادب' قائم کیا۔ سیکڑوں نوجوان ان کے شاگرد ہوئے ۔ سیمابؔ کے کلام کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ کارِ امروز، حکیم عجم، پیامِ فرداوغیرہ ان کے اہم مجموعے ہیں۔

انھوں نے ایک ادبی ماہنامہ 'شاعر' کا بھی اجرا کیا جواب تک جاری ہے۔

© NCERT not to be republished

5188CH18

میں ملک میں لکھ پڑھ کے بہت نام کروں گا

میں ملک کی خدمت سحر وشام کروں گا
کاہل نہ بنوں گا نہ میں آرام کروں گا
جس کام میں بہبود ہو وہ کام کروں گا
ہر کام غرض قابلِ انعام کروں گا
میں ملک میں لکھ پڑھ کے بہت نام کروں گا

میں جانتا ہوں ملک کو کیا کیا ہے ضرورت
پھر کیوں نہ کروں گا میں بھلا ملک کی خدمت
مدّت سے نہیں ہند میں مقبول تجارت
کوشش میں کروں گا کہ بڑھے صنعت وحرفت
میں ملک میں لکھ پڑھ کے بہت نام کروں گا

میں جانتا ہوں رنج سے مغلوب وطن ہے
پیارا ہے بہت اور بہت خوب وطن ہے
سو جان سے میرا مجھے مرغوب وطن ہے
خادم میں بنوں گا مجھے محبوب وطن ہے
میں ملک میں لکھ پڑھ کے بہت نام کروں گا

© NCERT not to be republished

لاؤں گا بلندی پہ میں یوں اہلِ وطن کو
چھو لیں گے کبھی ہاتھوں سے سورج کی کرن کو
دوں گا میں نئے پھول ہر اک شاخِ سمن کو
فردوس بناؤں گا میں بھارت کے چمن کو
میں ملک میں لکھ پڑھ کے بہت نام کروں گا

(سیماب اکبرآبادی)

© NCERT not to be republished

مشق

سوالات

1۔ شاعر ملک کی خدمت کس طرح کرنا چاہتا ہے؟
2۔ شاعر نے وطن سے محبت کا اظہار کس طرح کیا ہے؟
3۔ 'فردوس بناؤں گا میں بھارت کے چمن کو' اس بند میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟
4۔ اس نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟